''صلاح مشورہ'' لفظ کے دو الگ الگ معنی

ارون جیٹلی

سپریم کورٹ نے ۱۱رجنوری ۲۰۱۳رکو کرناٹک کے ڈپٹی لوک آیکت معاملہ میں فیصلہ سنایا۔ میں نے گجرات میں لوک آیکت کی تقرری کے معاملے میں ۲رجنوری ۲۰۱۳رکو دیے گئے سپریم کورٹ کے ایک دیگر فیصلے پر ۳رجنوری ۲۰۱۳رکو تفصیل سے جائزہ لیا تھا۔ میں نے ۹ردن کے فاصلے پر دیے گئے دونوں فیصلوں کو کئی بار پڑھا۔ دونوں معاملوں میں سپریم کورٹ نے جن اصولوں کی بات کہی ہے وہ اہم طریقہ سے الگ الگ معلوم ہوتے ہیں، اور گجرات میں لوک آیکت کی تقرری کے بارے میں چیف جسٹس کے ذریعہ دی گئی رائے کی عظمت کے سلسلہ میں کئی لوگوں کے من میں یہ شک پیدا کرتے ہیں۔

شرط

کرناٹک دستور کی دفعہ ۳رلوک آیکت اور ڈپٹی لوک آیکت کی تقرری سے متعلق ہے۔ مذکورہ دستور کی دفعہ ۳(۲)(بی) کہتی ہے:

''(بی) ڈپٹی لوک آیکت کے روپ میں مقرر ہونے والا شخص ایسا ہونا چاہئے جو ہائی کورٹ کا جسٹس رہ چکا ہو اور اس کی تقرری ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کرناٹک قانون ساز کونسل کے صدر، کرناٹک قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر، کرناٹک قانون ساز کونسل کے حزب مخالف لیڈر اور کرناٹک اسمبلی میں حزب مخالف لیڈر کے ساتھ مشورہ کرکے وزیر اعلی کی صلاح سے کی گئی ہو۔

گجرات کے دستور میں شامل شرط (آرٹیکل ۳) میں کہا گیا ہے:

''اس دستور کی شرطوں کے مطابق جانچ پڑتال کرنے کے مقصد سے گورنر اپنے دستخطوں اور مہر سے حق دیگر کسی شخص کو مقرر کرے گا جو لوک آیکت کے نام سے جانا جائے گا۔ بشرط لوک آیکت کی تقرری ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کے ساتھ صلاح و مشورہ کرکے کی جائے، سوائے تب جب ایسی تقرری اس وقت کی جائے جب گجرات ریاست کی اسمبلی تحلیل کردی گئی ہو، یا گجرات ریاست میں آئین کے آرٹیکل ۳۵۶ر کے تحت اعلامیہ نافذ ہو، اسمبلی میں حزب مخالف لیڈر کے ساتھ صلاح مشورہ کے بعد یا اگر ایسا لیڈر نہیں ہے، صدر کے حکم کے مطابق ایوان میں حزب مخالف کے اراکین کے ذریعہ اس کی جانب سے منتخب کیا گیا کوئی شخص ہو۔''

کرناٹک دستور کی شرطوں کی تشریح ضروری طور پر اس نتیجہ پر پہنچتی ہے کہ کرناٹک میں جس شخص کی تقرری ڈپٹی لوک آیکت کے روپ میں کی جاتی ہے وہ ہائی کورٹ کا جسٹس رہ چکا ہو، اور وزیر اعلی کی صلاح پر گورنر کے ذریعہ اس کی تقرری کی جائے۔ صلاح دینے سے پہلے وزیر اعلی ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور کرناٹک قانون ساز کونسل کے صدر، اسمبلی کے اسپیکر، کرناٹک قانون ساز کونسل میں حزب مخالف لیڈر اور کرناٹک اسمبلی میں حزب مخالف لیڈر سے صلاح ضرور کریں۔

گجرات دستور میں جس نظم کا ذکر کیا گیا ہے اس کے مطابق گورنر کی منظوری سے تقرری کی جا سکتی ہے۔ گورنر، جیسا کہ سپریم کورٹ نے کہا ہے کابینہ کی مدد اور صلاح سے کام کرے گا۔ وزیر اعلی/کابینہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس اور حزب مخالف لیڈر سے صلاح کرے گا۔ گجرات دستور میں استعمال اہم لفظ ''صلاح مشورہ'' ہے۔''

مسئلہ یہ ہے کہ کیا کرناٹک دستور میں ''صلاح مشورہ'' لفظ کے معنی گجرات دستور میں استعمال اسی لفظ کے معنی سے الگ ہوسکتا ہے؟ کرناٹک کے فیصلے میں کاریہ پالیکا اور عدلیہ کے درمیان توازن دکھتا ہے۔ یہ تشریح کے اصول پر عمل کرتا ہے یعنی حقیقی تشریح جو واضح طور پر قانون سازیہ کے جذبات کو ظاہر کرتی ہے۔

کرناٹک کی رائے

سپریم کورٹ کے کرناٹک کے فیصلے میں صحیح رائے دی ہے کہ صلاح مشورہ کامیاب اور اثردار ہونا چاہئے۔ وزیر اعلی جس کے نام کی سفارش کرنا چاہتے ہیں اس پر گورنر کو باقی سبھی سے صلاح کرنی چاہئے۔ کرناٹک کے معاملے میں سپریم کورٹ کی دو ایک جیسی رائے اس طرح ہے:

''وزیر اعلی کے ذریعہ دی گئی صلاح خاص ہے اور نہ کہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سمیت صلاح دینے والوں کی ۔۔۔۔۔۔میری رائے میں دستور کی دفعہ ۳/(۲)(اے) اور (بی) کی نظام اور لیکن ہم خواہ جتنا بھی کھینچ تان کر لیں، دفعہ ۳/(۲)(اے) اور (بی) میں جو ذکر کیا گیا ہے اس کے معنی یہ قطعی نہیں ہے کہ کرناٹک ہائی کورٹ کے چیف جسٹس کی رائے کو عظیم مانا جائے۔ اس لیے میری رائے ہے، ہائی کورٹ کے ذریعہ دیے گئے مختلف ہدایت کی چیف جسٹس کی رائے عظیم ہے، دستور کے دائرے سے پرے ہے اور ہائی کورٹ نے قانون سازیہ کے کام کاج میں دخل دیا ہے جس کی قانون میں اجازت نہیں ہے۔

لیکن میں واضح کرنا چاہتا ہوں کہ صلاح دینے والے کسی کی بھی رائے سب سے اعلی نہیں ہے اور وزیر اعلی ذریعہ سجھائے گئے نام کے سمیت صلاح دینے والوں کے ذریعہ سجھائے گئے ناموں پر غور وفکر کے بعد دستور کے تحت وزیر اعلی ڈپٹی لوک آیکت کی تقرری کے لیے ریاست کے گورنر کو کوئی نام سجھا سکتے ہیں۔''

سپریم کورٹ کی دوسری مساوی رائے اس طرح ہے:

''عام طور پر یہ وزیر اعلی ہی ہونا چاہئے کیونکہ وہ گورنر کو صلاح دیتے ہیں اور ایک طرح سے دیکھا جائے تو تقرری کے معاملے میں ان اولین ذمہ داری بنتی ہے ۔۔۔۔۔ یہ نہیں بھولنا چاہئے کہ ڈپٹی لوک آیکت کی تقرری صلاح مشورہ کا ردعمل جس میں کئی قانونی اداروں کو شامل کیا جاتا ہے اور دستور کے سلسلہ میں کوئی بھی قانونی ادارہ ایک دوسرے سے چھوٹی بری نہیں ہوتی۔ اس لیے میں ہائی کورٹ سے مطمئن ہوں کہ دستور کے تحت ڈپٹی لوک آیکت کی تقرری کے لیے سفارش وزیر اعلی کی طرف سے ہی کی جانی چاہئے اور صرف ان کی سفارش پر غور کیا جانا چاہئے ۔۔۔۔۔ جہاں تک دستور کی دفعہ ۳(۲)(بی) کا سوال ہے، ڈپٹی لوک آیکت کی تقرری کی اولین ذمہ داری وزیر اعلی کی ہوتی ہے جسے گورنر کو صلاح دینی ہوتی ہے۔ چونکہ چیف جسٹس ہی صرف قانونی ادارہ نہیں ہے جس سے وزیر اعلی کو گورنر کو اپنی صلاح دینے سے پہلے صلاح کرنی پڑتی ہے، یہ نہیں کہا جا سکتا کہ صرف ان کی ہی

رائے باقی ساری قانون اداروں کے لیے مجبور ہوگی۔۔۔۔"

کرناٹک کے معاملہ میں سپریم کورٹ کے فیصلے میں یہ صحیح ٹھہرایا گیا ہے کہ چیف جسٹس سمیت تمام صلاح کاروں کے ساتھ کامیاب صلاح مشورہ ہونا چاہئے۔اس میں وزیر اعلی کو اولیت دی جاتی ہے نہ کہ سپریم کورٹ کے چیف جسٹس کو۔

گجرات کی رائے

گجرات لوک آیکت کے معاملے میں سپریم کورٹ کی رائے ایک دم الگ ہے۔سپریم کورٹ کا کہنا ہے کہ "چیف جسٹس کی رائے سب سے زیادہ اہم دینے کی وجہ یہ ہے کہ ان کی آزاد حیثیت ہے اور لوک آیکت عہدے پر ہائی کورٹ کے سبکدوش جسٹس ہی تقرری کے قابل ہے، اس لیے چیف جسٹس لوک آیکت کے عہدے پر مناسب شخص کا انتخاب کرنے کے لیے اعلی شخص ہوتا ہے۔۔۔۔۔۔اس سلسلہ میں چیف جسٹس کی رائے سب سے اہم ہوتی ہے۔وزیر اعلی کے ذریعہ اس طرح کی سفارش کو قبول نہ کرنا "بے کار" ہو جاتا ہے۔اس کے علاوہ ایک شخص کی محدود طاقت (وزیر اعلی) کو غیر معمولی طاقت کے استعمال کی اجازت نہیں دی جا سکتی۔

تذبذب

نودن کے فاصلے میں لوک آیکت اور ڈپٹی لوک آیکت کی تقرری کے بارے میں سپریم کورٹ کے ذریعہ صاف طور پر الگ الگ رائے دی گئی ہے

۔گجرات میں قانون کسی بھی دوسری ریاست میں قانون سے الگ کیسے ہو سکتا ہے۔بعد کے فیصلے میں دی گئی یہ وجہ کہ دو دستوروں کا نظام الگ الگ ہے ٹھوس نہیں دکھائی دیتا کیونکہ دونوں دستور میں یہ نظام ہے کہ ہائی کورٹ کے چیف جسٹس سمیت تمام صلاح کاروں کے ساتھ وزیر اعلی کے ذریعہ صلاح مشورہ کیا جائے۔تمام باتوں کے برعکس دونوں دستوروں میں نظام تقریبا ایک جیسا ہے۔

ایک دوسرے سے الٹ دونوں رائے قانون سازیہ کا جز ہونے کے ناطے میرے من میں شک پیدا کرتی ہے۔مستقبل میں لوک آیکت کی تقرری کے لیے اگر پارلیمنٹ مساوی حقوق حاصل اراکین کی کمیٹی بناتی ہے تو کیا چیف جسٹس صرف مشورہ دینے والے اور ایک حصہ دار یا ان کی رائے سب سے زیادہ قابل قبول ہوگی اور کمیٹی کے باقی اراکین کے لیے پابند کرنے والی ہوگی۔اس غیر واضح بات کو دور کرنے کی ضرورت ہے اور تشریحات کے طریقہ کار کو واضح بنانا ہوگا۔

ایک ہی لفظ کا الگ الگ معنی نکالنا وہ بھی تب جب سیاق ایک جیسا ہو، اس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ہے۔دوسری عالمی جنگ کے دوران ناجی جاسوسوں کو احتیاطا حراست میں لینے کے معاملے میں ہاؤس آف لارڈس میں اکثریت نے وزیر خارجہ کی تسلی کے لیے دور امن کے دوران کی گئی تشریح سے الگ تشریح کی تھی۔قانون کی تاریخ میں جس معاملے میں سب سے زیادہ لا اتفاق رہی وہ لیورسیج میں لارڈ ایٹ کن بنام سرجان اینڈرسن کا تھا۔میں صرف ان کے اہم لفظ دوبارہ پیش کر سکتا ہوں" اس

ملک میں اگر کوئی جنگ ہوتو ایسا نہیں ہے کہ قانونی شرط نہ ہو۔ قانون ان میں بدلاؤ کیا جا سکتا ہے لیکن جنگ میں بھی اس کی وہی زبان ہوتی ہے جو امن کے دوران ہوتی ہے۔ میں مطمئن نہیں ہوں اور اگر مجھے ہی اس کی تشریح کرنی پڑے اور لفظوں کی کھینچ تان کر کے معنی نکالنا پڑے تو بھی وزیر کو اس بات کا لامحدود حقوق نہیں ہے کہ وہ کسی کو بندی بنانے کی پیروی کر سکے۔ جیل کے بے قابو حقوق دینے والے لفظوں کو غیر فطری طور پر سے گڑھنے کے خلاف وزیر کی مخالفت کرتی مختصر اگر دوہرایا جائے، ان لفظوں کا صرف ایک ہی مطلب ہے'' کامن لا اور قانونی رجسٹروں میں معنی کے ساتھ ان کا استعمال کیا جاتا ہے، جس پس منظر میں آپ یہاں مطلب نکال رہے ہیں اس پس منظر میں کبھی نہیں نکالا جاتا، آپ نے عام طور پر بچاؤ کے روپ میں اسے لیا جاتا ہے۔ جب مجھے اپنے مطلب کی بات لگی تو ہم نے صلاح مشورہ لفظ کا ایک مطلب نکال لیا اور دوسری صورت میں اپنی سہولت کے مطابق دوسرا مطلب نکال لیا۔ اگر یہ معنوی بھی ہوتا جو کہ اس معاملہ میں نہیں ہے یہ کوئی بے تکی بات نہیں ہے یا اس کا کوئی غیر فطری مطلب نکلے۔ میں صرف ایک حقوق کو جانتا ہوں جو کہ بتائے گئے طریقہ کو مناسب ٹھہرا سکتا ہے۔ ہمپی ڈمپی نے توہین آمیز لہجہ میں کہا'' میں جب ایک لفظ کا انتخاب کرتا ہوں اس کا مطلب صرف وہی ہوتا ہے جو میں چاہتا ہوں مطلب نہ کم اور نہ ہی زیادہ''۔ ہمپی ڈمپی نے جوابی سوال کیا'' سوال یہ ہے کہ مالک کون ہے؟'' بس تفصیل یہی ہے۔'' مشورہ لفظ صرف ایک مطلب ہو کستا ہے خواہ یہ گجرات ،کرنا ٹک کے سلسلہ میں ہو یا پھر باقی ملک کے پس منظر میں۔